# مراقبات

از

ڈاکٹر

میر

ولی الدین صاحب

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

# مراقبات

برائے حصول صحت و عافیت، طمانیت و جمعیت نفس
واعتماد، و فور رزق، ہدایت و حفاظت الٰہیہ آزادی کامیابی
و ترقی دینی و دنیوی، و برائے رفع خوف و حزن، و مراقبات
یومیہ و ادعیۂ ماثورہ

مرتبہ
ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب
منشی فاضل۔ ایم اے۔ پی ایچ ڈی (لندن)
بیرسٹر ایٹ لا
پروفیسر فلسفہ جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن

شایع کردہ
حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس حیدرآباد دکن
۱۳۵۷ف م ۱۹۴۸ء م ۱۳۶۷ ہجری

قیمت عمر
بار اول ...ہ

# مراقبات کے مصنف کی دوسری کتابیں

8

(۱) قرآن اور فلسفہ
(۲) قرآن اور سیرت سازی
(۳) رموز اقبال
(۴) قنوطیت یا فلسفہ یاس
(۵) ابطال مادیت
(۶) رسالۂ اخلاقیات

## تراجم

(۷) تاریخ فلاسفۃ الاسلام
(۸) تاریخ مسائل فلسفہ زیر طبع
(۹) مقدمہ فلسفۂ حاضرہ
(۱۰) فلسفہ کی پہلی کتاب
(۱۱) مقدمہ مابعد الطبعیات
(۱۲) رہنمائے قرآن

# انتساب

میں اپنی اس پیش کش کو جامعہ عثمانیہ کے معمارِ اعظم جناب محترم مولوی محمد عبد الرحمن خاں صاحب مدظلہ، کے اسم گرامی پر جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ معنون کرتا ہوں:

می رسد فیض سبک روحاں باطراف جہاں!
می شود آفاق روشن صبح چوں خنداں شود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

از

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی

مدت ہوئی ایک نکتہ حضرت اکبر الٰہ آبادی کی زبان سے یہ سنا تھا کہ خدا کی خدائی سے انکار کرنے والے تو دنیا میں گزرے ہیں لیکن اپنی بشریت اور عبدیت سے انکار آج تک کسی بندہ و بشر سے نہیں بن پڑا ہے! اور بشر میں اس احساس کی کنجی اس کی احتیاج اور دائمی اور غیر منقطع احتیاج ہے، ہر حاجت کے پورے ہو جانے پر دوسری حاجت اور ہر احتیاج کے رفع ہونے کے لئے جو موج دل میں اٹھتی ہے اُسی کا نام دعا ہے، خواہ زبان سے اس کے ادا کرنے کی بھی نوبت نہ آئی ہو۔

یہ ملحدوں کو جو آپ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ "کاش میں اچھا ہو جاتا" "دل بیتاب ہے کہ اس سال یہ امتحان پاس کر لوں" "بڑی آرزو ان سے ملنے کی ہے" یہ سب غیر شعوری طور سے دعائیں ہی تو ہیں ——— اکبر ہی کا ایک شعر اسی مضمون کا بھی سُن لیجئے۔

مجبور ماننے پر ہے منکر کی طبع بھی
خواہش کو کیا سمجھتے ہو صورت دعا کی ہے

"روشن خیالی" کی (جو سطح بینی اور کم نگاہی کا جدید ترین مرادف ہے) سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر دعا اور اس کے قبول میں ربط ہی کیا ہے؟ —

مراقبات میں بہترین دعاؤں کے ساتھ فلسفہ دعا بھی موجود ہے اور مراقبات "روشن خیالی" کے پیدا کئے ہوئے سوال کا بہترین جواب اور اس کے پیدا کئے ہوئے مرض کے لئے شافی ترین نسخہ ہے!

---

مراقبہ کے لفظی معنیٰ جو کچھ بھی ہوں بہرحال 'مراقبہ' باصطلاح نفسیات کو کوئی مناسبت 'مراقبہ' باصطلاح تصوف سے معلوم نہیں ہوتی اور یوں بھی کہاں خدا فراموش و آخرت ناآشنا فرنگی ماہرین فن کا نکالا ہوا فن نفسیات اور کہاں خدامست اور آخرت دوست علماء ربانئین کا چلایا ہوا علم سلوک و تصوف! بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ، اب اسے صاحب مراقبات کا اعجاز کہیئے یا کرامت کہ ان کا قلم ایک زندہ سنگم اس بحر شور و بحر شیریں کا بن گیا، اور ان کے ملفوظات کی شیرینی میں ہر تلخی اور ہر شوریت گم ہو کر رہ گئی!

قابل تبریک و تہنیت ہی نہیں قابل رشک ہے اُن کی یہ سعی مشکور۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ان کی ذات خود بھی تو جدید و قدیم قشر و مغز لفظ و معنیٰ کی جامعیت کا نمونہ ہے اور ان کے قلم سے صد ہا صفحات جو اب تک نکل چکے ہیں وہ سب اسی منزل کے تو سنگ میل ہیں۔ اللہ کے فضل و عطا کا سارا ذخیرہ متقدمین پر ختم نہیں ہو گیا اور اللہ ہی

ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی فضیلتیں ایسی ہیں جو متاخرین ہی کے حصہ میں آرہی ہیں! دعاؤں کے مجموعے آج سے صدیوں قبل سے نکلتے چلے آرہے ہیں ایک سے ایک بہتر اور بعض جیسے حزب البحر کا نام تو ایک ایک کی زبان پر ہے۔ مراقبات کا رنگ سب سے الگ، سب سے نرالا اور شاید کہ بانکپن میں سب سے بڑھا ہوا — بیسویں صدی کے پڑھے لکھوں کے لئے ضرورت بھی تھی اسی ندرتِ بیان کی، اسی جدتِ عنوان کی ؎

تھے حسیں بھی حُسن پرست بھی تری بزم میں دمِ امتحاں
رہی سب سے آن الگ میری رہی سب سے شان جدا تری!

قرآنی دعاؤں کا تو خیر کہنا ہی کیا ان کے بعد حدیثی دعاؤں کی بھی بڑی خصوصیت انکی جامعیت و ہمہ گیری ہی ہے۔ یعنی نفسِ بشری کو جتنی بھی احتیاجیں پیش آسکتی ہیں ان سب کا احاطہ کئے ہوئے۔ صاحب مراقبات نے بھی ہر قدم اسی نور اعظم یا سراجِ منیر کی روشنی میں اٹھایا ہے اور آخرت کے ایک ایک حسنہ کے ساتھ ساتھ دنیا کے بھی ایک ایک کو حسنہ جمع کر دیا ہے۔

صحت و عافیت، سکونِ خاطر و فراغتِ معیشت، آزادی و کامیابی کا خواہاں ہم میں آپ میں سے کون نہیں؟ اور پھر توحید و توکّل، صبر و شکر کی نعمتوں کی قدر ہم میں سے کس کے دل میں نہیں؟ اور پھر زبان کی سلاست، بیان کی متانت ادبی دلکشی نُورٌ علیٰ نُور! ورق الٹئے اور اپنے باطنی چہرہ کا ایک ایک خط و خال اس آئینہ میں ملاحظہ کرتے جائیے۔ روح، عقل، جذبات، تینوں کی آسودگی کا سامان بیک وقت حاصل رہے گا

اِنْشَاءَ اللہُ تَعَالیٰ

# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

# خود ایعازی

—(...)—

علمائے نفسیات کی تحقیق کی رو سے ہمارے ذہن کا بیشتر حصہ غیر شعوری یا تحت الشعور ہوتا ہے۔ انسانی شخصیت کی مثال برف کے اس انبار کی سی ہے جو سمندروں میں بہتا نظر آتا ہے، اس کا تھوڑا سا حصہ سطح سمندر کے اوپر اور باقی سب اسکے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے! یہ حصہ جس کو غیر شعوری یا تحت الشعور نفس کہتے ہیں اہمیت کے لحاظ سے نفس شعوری سے کہیں زیادہ عظیم الشان ہوتا ہے! یہ نفس خارجی اثرات سے متاثر ہوتا ہے، شعوری نفس کے احکام کو قبول کرتا ہے، ان میں قوت اور شدت پیدا کرتا ہے، اور جس قسم کے خیالات اور تصورات شعوری نفس سے حاصل کرتا ہے ان ہی کے مطابق انسان کے جسم وجان کی تعمیر کرتا ہے! اسی لئے نفسیاتی تحقیق کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ ایجابی افکار پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھے اور سلبی تصورات اور باطل خطرات سے اپنے قلب کو محفوظ رکھے ع یک تنقیۂ دماغ می باید کرد!

---

(Auto-Suggestion)

اس صداقت کو جو نفسیات تحلیلی (Psycho-analysis) کی جدید یافت نظر آتی ہے صوفیائے اسلام نے بڑی وضاحت اور لطافت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ عارف رومی نے فکر یا اندیشہ ہی کو اصل انسانیت قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ خواطر یا خیالات کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے، ان ہی سے انسان کی مسرت یا عدم مسرت کا تعین ہوتا ہے، یہی وہ آلات ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنی جنت یا دوزخ کی تعمیر کرتا ہے!

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ — مابقی استخواں و ریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی — ور بود خارے تو ہمہ گلخنی (رومی)

جامی سامی نے اس اصول کی اہمیت کو مان کر ہمیں نصیحت کی ہے کہ زندگی کا ہر لحظہ حق تعالیٰ کی یاد اور فکر میں بسر کرنا چاہیئے کیونکہ ان سے زیادہ کس کا تصور ایجابی یا قیمتی ہو سکتا ہے؟! اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم میں بھی کچھ عرصہ بعد اطلاقیت پیدا ہونے لگتی ہے اور اس سرور سے ہم آشنا ہونے لگتے ہیں جو حق تعالیٰ کی ذات میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے! جامی فرماتے ہیں:

گر در دلِ تو گل گزرد گل باشی — ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روزے چند — اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی (جامی)

جب یہ اساسی نفسیاتی اصول تمھاری سمجھ میں آجائے تو اب غور کرو کہ کیا تم ضعف و بیماری کا خیال دن رات ذہن میں رکھ کر حیات بخش صحت حاصل کر سکتے ہو؟ یہ ناممکن ہے! اگر تم تندرست رہنا چاہو تو تمھیں تحت الشعور نفس پر حیات پرور تصورات کو مرتسم کرنا چاہیئے اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ بجائے ضعف و کمزوری

کے خیالات کے صحت وقوت کے خیالات پر ذہن کو مرکوز کیا جائے!

تمہیں نہ صرف حیات بخش صحت کی ضرورت ہے بلکہ ایک ایسا ماحول بھی درکار ہے جو تمہارے ساتھ کامل توافق رکھتا ہو اور جسمیں سعی اور عمل کے ذریعہ تم اپنی روح وجسم کے تمام ممکنات کا تحقق کرسکو! یہ اس صورت میں تو قطعاً ممکن نہیں جب تم نقص وتحدید، ضعف وفقر وذلت کے سلبی اور تباہ کن تصورات سے اپنے باطنی معمار کو موت کی ضربیں لگاتے رہو! "ہر لحظہ نئا طور نئی برق تجلی" تو اسی صورت میں ممکن ہے جب تمہارے خیالات دلیرانہ، گفتار دلبرانہ، کردار قاہرانہ ہو! یاد رکھو کہ گفتار و کردار نتیجہ ہیں خیالات وتصورات کا ؎

تو جہانے بر خیالے بیں رواں (رومی)

لیکن گفتار کی اہمیت کچھ کم نہیں! کلمہ کُن ہی سے تو حق تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا تھا! اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ[1] (پ ۲۳ ع ۴)۔ تم میں بھی حق تعالیٰ کی یہ صفات تقییدی طور پر موجود ہیں لہٰذا تمہیں کوئی ایسا لفظ زبان سے نہیں نکالنا چاہیئے جس کا مصداق تم اپنے خارجی ماحول میں موجود دیکھنا نہیں چاہتے!

جب حق تعالیٰ پر بھروسہ کر کے تم قوت کے ساتھ کہتے ہو کہ یہ چیز یوں ہونی چاہیئے تو بقول عارف رومی ؏ میدہد یزداں مراد متقین، حق تعالیٰ تمہارے قول کی تردید نہیں کرینگے، تمہارے الفاظ میں وہ قوت پیدا ہو جائے گی جو تمہاری مراد کو خارج میں ظاہر کر کے رہے گی! متقیوں کے الفاظ میں قطعاً تخلیقی قوت ہوتی ہے! الفاظ کے اثرات کا تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا!

---

[1] جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے

یہاں پر تمھارے ذہن میں ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ تم کہتے ہو کہ دیکھو! میں تو بیمار ہوں! ضعیف اور کمزور ہوں! مجھے خود اس کا احساس ہے، تباہ کن احساس! اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ میں طفل تسلی سے کام لے کر یوں کہوں: "میں اچھا ہوں! تندرست ہوں! چست و چالاک ہوں" واقعہ کے صریحاً خلاف یہ ایجابی بکواس آخر کس کام کی؟ اس کا کیا نتیجہ؟"

لیکن ذرا غور کرو کہ تم سے کہا کیا جا رہا ہے۔ تم سے محض اتنا کہا جا رہا ہے کہ ذہن کے عمل کا یہ بنیادی قانون ہے کہ وقت واحد میں وہ دو متضاد خیالات پر اپنی توجہ کو مرکوز نہیں کر سکتا۔ کیا حق تعالیٰ کی معیّت کے احساس کے بعد بھی تمھیں اپنے ضعف و کمزوری کا احساس باقی رہتا ہے؟ سلبی خیالات کے تباہ کن اثرات سے بچنے کا طریقہ بس یہی ہے کہ ان کی بجائے ایجابی خیالات کی طرف بہ تکلّف ذہن کو منتقل کیا جائے اور اس کام میں سہولت الفاظ، موزوں الفاظ قوت و حیات سے معمور الفاظ سے پیدا ہوتی ہے! تمھیں اپنی کمزوری کے احساس کے وقت ان الفاظ سے کام لے کر اپنی توجہ کو حق تعالیٰ کے انعامات، ان کے قرب و معیّت، احاطت و اقربیت کی طرف منتقل کر دینا چاہیئے! دعا کے الفاظ اس حالت میں بہت کام آتے ہیں! بیماری کی حالت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے الفاظ کو استعمال کر کے کہو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ! حق تعالیٰ میں ضعیف و بیمار ہوں مجھے قوت و صحت عطا کیجئے اور اپنی بیماری کی طرف سے ذہن کو ہٹا کر اس قوتِ الٰہیہ کی طرف اس کو متوجہ کر دو جو تم میں موجود ہے اور تمھارے اشتراکِ عمل سے اپنا خارجی ظہور چاہتی ہے! اور

حضور انور صلعم کی اس ہدایت کو بھی یاد رکھو کہ تمھیں دعا کے وقت اجابت کا قوی یقین رکھنا چاہیئے (اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ)[1]، اس لئے تمھیں اسکا قطعاً یقین رکھنا چاہیئے کہ حق تعالیٰ تمھاری اس دعا کو شرف قبولیت عطا کر رہے ہیں! اسی طرح تم کیا یہ نہیں کہہ سکتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ"! حق تعالیٰ میں محتاج و بے نوا ہوں، مجھے غنائے قلبی عطا کیجئے! اور تمھارے قلب میں قوت کے ساتھ یہ یقین جاگزیں ہو کہ جس غنا اور ثروت کی تم نے خواہش کی ہے وہ تمھاری طرف تیزی کے ساتھ آ رہی ہے؟!

یہ ایمان کا راستہ ہے۔ ایمان شدتِ یقین کا نام ہے، اس یقین کا کہ تمھاری مراد حاصل ہو کر رہے گی! ایمان ایک زبردست قوت ہے جو دائرہ غیب سے اشیاء کو حاصل کرتی ہے، مطلوبات کی تخلیق کرتی ہے! اس قوت کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا اور اقبال کی اس تہدید کو بھول نہ جانا:

سُن اے تہذیبِ حاضر کے گرفتار غلامی سے بتر ہے بے یقینی!!

یقین و ایمان ہاتھ سے جانے کے بعد رہ کیا جاتا ہے سوائے حزن و یاس، نالہ و فریاد، سینہ کوبی اور ماتم کے!

جب تم شفا کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کرو تو تمھیں یہ کامل یقین رکھنا چاہیئے کہ تم اچھے ہو رہے ہو! حق تعالیٰ نے تمھیں شفا عطا کر دی اور تمھیں اس عطا کا شکر گزار ہونا چاہیئے! حق تعالیٰ کے متعلق تمھارا جیسا ظن ہوگا ویسا ہی تمھارے ساتھ معاملہ کیا جائے گا، ان ہی کا یہ ارشاد ہے: "اِنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ"! "میرا بندہ میرے ساتھ جیسا گمان رکھے گا ویسا ہی میں اُس کے ساتھ پیش آؤنگا!

[1] تم دعا مانگو اور تم کو اس کے قبول ہونے کا یقین ہو!

اسی لئے حق تعالیٰ کے متعلق بدظنی قلب میں نہ آنی چاہیئے، وہ خیر محض ہیں، پسندیدہ ہیں اور کوئی ناپسندیدہ کام ان سے نہیں ہوتا! اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ[1]!

جامی از یار پسندیدہ مبر بد حاشا
کاں پسندیدہ بجز کار پسندے نکند

حق تعالیٰ سے تمہاری نسبتِ ایمانی جس قدر قوی ہوگی اسی قدر تمہارے کام آساں ہوتے جائیں گے! اسی نسبت ایمانی کو، اسی حسن ظن کو "اُنس سے" تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کو حق تعالیٰ کا اُنس حاصل ہوگیا اس کو تمام دردوں کی دوا مِل گئی!

انکہ شد اُنسش بشاہ فردِ خویش
یافت درمانہائے جملہ دردِ خویش! (رومی)

اگر تمہاری دعائیں قبول نہیں ہورہی ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے اس پُل کی تعمیر نہیں کی جس سے گزر کر حق تعالیٰ کی نعمتیں تم تک پہونچتی ہیں اور وہ ایمان وحسن ظن کا پل ہے۔ جب ہم حق تعالیٰ کا اُنس اپنے قلب میں پیدا کرتے ہیں اور اس کا اقرار بار بار کرتے ہیں تو گویا ہم اس پل کو تعمیر کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہمیں حق تعالیٰ کے سارے انعامات حاصل ہوسکتے ہیں!

**خود ایعازی** (Auto - Suggestion) ایک قسم کی دعا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں ہمیں اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ ہمارا دعا حاصل ہورہا ہے اور اجابتِ دعا کی وجہ سے ہم حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ خود ایعازی

---

[1] سب بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں اور برائی تیرے طرف نہیں جاتی۔

میں ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں اپنا مقصود و مطلوب حاصل ہو گیا اور اس اقرار ہی کی وجہ سے ظواہر کے ماوراء ہو جاتے ہیں اور حقائق تک جا پہنچتے ہیں۔ اقرار و اعتراف نعمت کی وجہ سے ہمارا قلب ان سلبی صفات سے پاک ہو جاتا ہے جو نقص و تحدید، فقر و مرض و ذلت کی اصلی علّتیں ہوتی ہیں اور ان کی بجائے ان صفات کو پیدا کیا جاتا ہے جو متوافق و ہم آہنگ خارجی حالات کی تخلیق کا باعث ہوتی ہیں۔ اقرار و اعتراف نعمت سے جسم کے کیمیائی اجزا میں تدریجی طور پر تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور کامل صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہم بار بار یقین کے ساتھ، حق تعالیٰ کی حول و قوت پر بھروسہ کر کے، کسی کام کو کرنے کی قابلیت کا اظہار کریں، تو گویہ قابلیت اس وقت ہم میں پوری طرح موجود نہ بھی ہو تا ہم ان عناصر کی تخلیق ہونے لگتی جو ہم میں اس قابلیت کو پیدا کر دیتے ہیں او بالآخر وہ کام کامیابی کے ساتھ انجام پا جاتا ہے۔

تمھیں صحت، وفور رزق، کامیابی، روحانی ترقی اور ہر قسم کے نقص و تحدید سے آزادی و نجات کی خواہش ہے، تڑپ ہے! ان کے حصول کے لئے تمھیں اپنے قلب کا دربان بن جانا چاہیئے۔ جوں ہی کوئی سلبی یا تخریبی خطرہ تمھارے قلب میں خطور کرے، فوراً اس کی نفی کرو، اور اس کی بجائے ایجابی و تعمیری تصور کا موزوں و مناسب الفاظ میں ایجاب و اقرار کرو اور اس پر توجہ کو مرکوز کرو۔ ہر روز ایک نئی ایجابی دعا یاد کرو اور اسطرح سلبی تصورات سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ! سونے سے پہلے ان ایجابی تصوّرات کی تکرار کرو! تم سوتے ہو گے لیکن تمھارا تحت الشعور نفس ان تصوّرات کے مطابق تمھارے جسم و جان

کی تعمیر میں مصروف رہے گا! اس طرح تجدید ایمان و تجدید یقین سے تمہارے جسم و جان کی تجدید مسلسل میں آئے گی، اور تم میں ایک نئی قوت پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے تم اپنے بلند ترین عزائم کی تکمیل کے قابل ہو جاؤ گے!

کامل گوید جہاں تمام واہل است — ناقص گوید کہ کوتہ و سہل است
شطرنج ہمہ عرصہ ہماں رخت ہمہ — ایں بردن و باختن زعلم و جہل است

(سحابی استرآبادی)

## حصۂ اوّل

# مراقباتِ یومیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# جمعہ

## "توحید"

## لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

حق تعالیٰ میرے اللہ آپ ہیں، میرے معبود و مستعان صرف آپ ہیں، نافع و ضار آپ ہیں، میری تمام ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا کرنے والے آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں! آپ میرے مولیٰ ہیں، میں آپ کا عبد ہوں، آپ میرے مالک ہیں، میں آپ کا مملوک ہوں، غلام ہوں، آپ میرے رب ہیں، میں آپ کا مربوب ہوں، آپ میرے حاکم ہو، میں آپ کا محکوم ہوں، چاکر ہوں، آپ میرے خالق ہیں، میں آپ کا مخلوق ہوں!

یارب در دل بغیر خود جا مگذار　　در دیدۂ من گرد تمنّا مگذار!
گفتم گفتم ز من نمی آید، ہیچ　　رحمے رحمے مرا بہ من وامگذار! (ابوسعیدؒ)

حق تعالیٰ نافع و ضار آپ ہی ہیں، آپ کے سوا کسی میں نہ نفع و ضرر کی قوت ہے نہ طاقت! سود و زیاں، منع و عطا آپ ہی کی جانب سے ہے، خلق کی طرف سے

ہرگز نہیں! اذیت و بلا آپ ہی کی طرف سے ہے، مبتلا کرنے والے آپ ہی ہیں! میں ان لوگوں میں سے نہیں کہ درد و مصیبت کے وقت سُست ہو جاؤں اور آپ سے روگرداں اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جاؤں! نعمت و عطا بھی آپ ہی سے مجھے حاصل ہوتی ہے، اس کے حصول کے وقت میں خلق و اسباب دنیوی کو ایک ہاتھ تصوّر کرتا ہوں جو منہ میں لقمہ ڈالتا ہے، ظاہر ہے کہ ہاتھ بذاتِ خود ایک آلہ ہے، کسی دوسرے کے اختیار و تصرّف میں، منعم و معطی صرف آپ ہی ہیں! خلق مثل میّت کے ہے غسّال کے ہاتھ میں، یا گیند کی طرح ہے چوگان کے تصرف میں!

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[1]

حق تعالیٰ کو اپنا رب جان کر، ان کو اپنا مولیٰ و مددگار مان کر اب میں نے غیرِ حق سے اپنا رشتہ توڑ لیا ہے اور بحکم تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا حق تعالیٰ ہی سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے، اب ان کے سوا نہ کسی کے سامنے میرا ہاتھ پھیلتا ہے اور نہ کسی کے قدموں پر میرا سر جھکتا ہے:

دل اندر صمد باید اے دوست بست　　　کہ عاجز ترست از صنم ہر کہ ہست (سعدی)

حضرت شیخ جیلیؒ کا یہ قول ہمیشہ میرے پیشِ نظر ہے اور ہمیشہ رہے گا:

لَیْسَ الشِّرْكُ عِبَادَةَ الْاَصْنَامِ بَلْ هُوَ مُتَابَعَتُكَ هَوَاكَ وَاَنْ تَخْتَارَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ سِوَاهُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا فِیْهَا، فَمَا سِوَاهُ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرُهٗ، فَاِذَا رَكَنْتَ اِلٰی غَیْرِهٖ فَقَدْ اَشْرَكْتَ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ غَیْرَهٗ[2]

(فتوح الغیب مقالہ ہفتم)

---

[1] اے اللہ آپ جو دیں اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور آپ کی قضا کا کوئی ٹالنے والا نہیں، کسی قسمت والے کو قسمت نفع نہیں پہنچاتی۔ [2] شرک کچھ بت پرستی ہی نہیں بلکہ خواہش نفس

غیر حق ہرچہ دلت را بر بود — سدِّ راہ تو ہماں خواہد بود

غیر حق ایک ذرہ کاں مقصود تست — تیغ لا برکش کہ آں معبود تست

---

(بسلسلہ صفحہ ١٥) کی پیروی بھی اسی حکم میں ہے اور حق تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی شئے کو ان کے سوا دنیا و عقبیٰ و مافیہا سے اختیار کرنا ہے، کیونکہ جو کچھ حق تعالیٰ کے سوا ہے وہ غیر اللہ ہے، جب تو غیر کی طرف مائل ہوا تو گویا تو نے حق تعالیٰ کا شریک ٹھیرایا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# شنبہ

## توکل علی اللہ

"وَعَلَى اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ"[1]

میں نے اپنے سارے کام "وکیل علی الاطلاق" کی تدبیر کے تفویض کر دئے ہیں اور اپنی تدبیر و اختیار، حول و قوت سے منخلع ہو گیا ہوں! یہ حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی متابعت میں ہے:

وَ لِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ، فَاعْبُدْہُ وَ تَوَکَّلْ عَلَیْہِ[2]!

ہر امر کا مرجع حق تعالیٰ ہی کی ذات ہے! ان ہی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں اور ان ہی پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہوں! جس طرح اولاً انہوں نے سارے کام اپنے ذمہ لئے ہیں اسی طرح آخراً بھی وہی ان کے متولی ہیں! جب میں رحمِ مادر میں غائب تھا، یا گہوارہ میں شیر خوار تھا، نہ عقل تھی نہ فکر و تدبیر، نہ اختیار تھا

---

[1] اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو اگر تم ایماندار ہو۔ [2] آسمان اور زمین کی چھپی تدبیریں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں، اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ کرو۔

نہ قوت وقدرت پرورش، اس حالت میں بھی انہوں نے اسباب وآلات تن، مہیا فرمائے، جان عطا کی، کیا اب وہ مجھے بھول جائیں گے؟ حاشا وکلا۔

فراموشت نہ کرد ایزد دراں حال — کہ بودی نطفہ مدفون ومدہوش!
روانت داد وعقل وطبع وادراک — جمال وحسن ورائے وفکرت وہوش!
دہ انگشت مرتب کرد برکف — دو بازویت مرتب ساخت بردوش!
کنوں پنداری اے ناچیز ہمت — کہ خواہد کردنت روزے فراموش! (سعدیؒ)

میں جانتا ہوں کہ دراصل کام کرنے والے، فاعل حقیقی، حق تعالیٰ ہی ہیں، اور وہ مجھ پر ستر ماؤں سے زیادہ مہربان ہیں، اب میں ان پر بھروسہ نہ کروں تو کس پر کروں؟

"قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا"[1]

"ہر کہ درمیدان تفویض افتاد مرادات را ہمچناں درکنار نہند کہ عروس را در کنار نوشہ دارند"

"كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا"[2]

---

[1] وہی رحمت کرنے والا ہے اس پر ایمان لایا اور اسی پر بھروسہ کیا۔
[2] اللہ تعالیٰ پورا سرپرست اور پورا مددگار ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# یکشنبہ

## صبر

اِصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوا اللّٰہَ[۱]

(※)

"ہم پر کوئی حادثہ یا مصیبت نازل نہیں ہوسکتی مگر وہی جو حق تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائی ہے، وہ ہمارے مولیٰ ہیں، آقا ہیں، ہمیں اپنے سب کام ان ہی کے سپرد کر دینے چاہئیں۔"

قُلۡ لَّنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ۚ ھُوَ مَوۡلٰنَا ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ[۲]

شاد و خنداں پیش تیغش سر بنہ ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ (رومی)

ہر مصیبت کا ورود حق تعالیٰ ہی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہے اور حق تعالیٰ میرے مولیٰ ہیں اور مجھ پر رحیم ہیں تو اب جو کچھ بھی ان کی طرف سے آئے گا اس میں بے پایاں رحمت بھی ہوگی اور بے اندازہ حکمت بھی! اسی لئے میرے

[۱] ایمان والو موجودہ مصائب پر صبر کرو، دوسروں کے ساتھ صبر و استقلال سے کام لو اور ایسے کاموں میں ثابت قدم رہو جس کا وقت ابھی نہیں آیا۔ [۲] آپ کہہ دیجئے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے

لئے صبر، توافق بالقضا، حفظ حال، اعراض عن الاعتراض، رضا بالعطا لازمی ہے۔

"قِفْ مَکَانَکَ وَلَا تَجَاوَزْ حَدَّکَ حَتّٰی یَاتِیکَ الْفَرَجُ مِمَّنْ اَمَرَکَ بِالْقِیَامِ فِیْمَا اَنْتَ فِیْہِ"[ف] (شیخ جیلیؒ)

"اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰہَ"

میں جانتا ہوں کہ صبر کا مجھے شدت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے اور ترکِ صبر سے ڈرایا گیا ہے (اتقوا اللہ) کیوں؟ اس لئے کہ ساری خیر و سلامتی صبر ہی میں ہے! حضور انورؐ نے صبر کے متعلق فرمایا ہے: اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ کَالرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ، یعنی جس طرح سر بریدہ انسان زندہ نہیں رہ سکتا، اسی طرح ایمان بلا صبر کامل نہیں ہو سکتا، دوسری جگہ صبر کو کل ایمان قرار دیا گیا ہے: اَلصَّبْرُ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ

یکسر چو شمع جسم تو خواہی کہ جاں شود
در زیر تیغ حادثہ پا را نگاہ دار (حزیں)

میں جانتا ہوں کہ ہر شئی کا ثواب اس کے اندازہ اور مقدار کے مطابق دیا جاتا ہے لیکن صبر کا ثواب بے حد و اندازہ ہوتا ہے: اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اجر و معاوضہ سے زیادہ صبر پر میں حق تعالیٰ کا محبوب قرار پاتا ہوں، وہ مجھ سے محبت کرنے لگتے ہیں! وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ۔ میں ان کی نگاہوں کے سامنے ہو جاتا ہوں: وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور رحمت عام و رحمت خاص میرے ساتھ مختص ہو جاتی ہے: اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ جب میں درد، گریز پا، سریع الزوال فانی درد کو صبر کے ساتھ برداشت کر لیتا ہوں تو مجھے اس کے معاوضہ میں کیا کیا مل رہا ہے، کن کن چیزوں کا وعدہ ہو رہا ہے؟ اور کون وعدہ کر رہا ہے؟!

---

(سلسلہ صفحہ ۱۹) وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ کے تو سب مسلمانوں کو ایسے کام سپرد رکھنے چاہئیں۔

ف۔ اپنی جگہ پر ٹھیرے رہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھو اس وقت تک کہ کشادگی اسی کی طرف سے آئے جس نے تمھیں اس حالت میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

اگر میرے دل میں ایمان کی شمع روشن ہے، اگر وہ غلاف میں نہیں باندھ دیا گیا ہے یا اوندھا نہیں ہوگیا ہے، اگر وہ زندہ ہے اور ادراک کی قوت رکھتا ہے تو کیا دردوغم اس کے لئے نعمت بے بہا نہیں؟ کیا وہ اس سے متلذذ نہیں ہوگا، اس کا مشتاق نہ ہوگا اور فرطِ اشتیاق میں یہ چیخ اس کی زبان سے نہیں نکلے گی:

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی!

کیا اس کی آرزو نہ ہوگی کہ:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے　　یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے!

میں جانتا ہوں کہ یوں بھی حزن وغم کا زمانہ اپنی مدت کو ختم کرکے گزر ہی جاتا ہے، جس طرح رات گزر کر دن نکل آتا ہے، سردی کا موسم ختم ہوکر گرمی کا زمانہ آجاتا ہے!

"لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ وَلِكُلِّ بَلِيَّةٍ غَايَةٌ وَمُنْتَهىً وَنِفَاذٌ"[1]

اے دل صبور باش و مخور غم کہ عاقبت　　ایں شام صبح گردد و ایں شب سحر شود (حافظ)

میرا ایمان ہے کہ صبر دنیا و آخرت دونوں عالم میں ہر خیر و سلامتی کی اصل ہے اور بندۂ مومن صبر ہی کے ذریعہ رضا و موافقت مولیٰ کے مقام تک عروج کرتا ہے اور اس کے افعال افعالِ الٰہیہ میں فنا ہوجاتے ہیں، اب نہ اس کا کوئی ارادہ باقی رہ جاتا ہے نہ کوئی خواہش، نہ فعل نہ اختیار، وہ ارادہ و فعل حق میں غائب و فانی ہوجاتا ہے،

---

[1] ہر وقت کا نوشتہ ہے اور ہر وقت کا انجام۔

آمد خبرے ز آمد او

من بعد خبر نماند ما را

فحصلت لہ الراحۃ الکبریٰ والجنۃ المعجلۃ

فی الدنیا والاٰخرۃ [1]

(شیخ شبلیؒ)

اسکی باقی ماند

وانا عبدہ جمال حسنی ۱۲

---

[1] اس کو بڑی راحت حاصل ہوجاتی ہے اور دنیا و آخرت میں فوری جنت مل جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# دوشنبہ

## "شکر"

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؎

—(٭)—

میرا یہ ایمان ہے کہ ہر نعمت دراصل حق تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا کی جاتی ہے: وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ! اس لئے میں اس کی نسبت نہ اپنے نفس اور اس کی حول و قوت و حرکت و کسب کی طرف کرونگا اور نہ انکی طرف جن کے ہاتھوں سے یہ نعمت آئی ہے، اس لئے کہ میں اور یہ تمام ظاہری ذریعے صرف اسباب و آلات وادوات نعمت ہیں اور فی الحقیقت قاسم و مُجری و فاعل و مُسبّب و مُوجِد حق تعالیٰ ہی ہیں، اور دراصل وہی شکر کے مستحق ہیں! اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ میرے دوست نے اپنے نوکر کے ہاتھ سے میرے لئے ہدیہ بھیجا، میری نظر نوکر کی طرف نہیں جاتی بلکہ ہدیہ بھیجنے والے دوست کی طرف جاتی ہے! جن کی یہ نظر نہیں انہیں کے حق میں فرمایا گیا ہے:

---

؎ - تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ کی ہے۔

"يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ"[1]

یہ جان کر کہ مجھے ظاہر و باطن کی جتنی نعمتیں حاصل ہیں وہ سب حق تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہیں، جیسا کہ ان کا ارشاد ہے: أَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً[2] اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں: وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا[3]، میں حق تعالیٰ ہی کی عبادت و اطاعت میں اپنے اعضاء و جوارح کو استعمال کرونگا، اور جس امر میں حق تعالیٰ سے روگردانی کرنی پڑے اس میں خلق کی ہرگز اطاعت نہ کروں گا۔ خلق سے میری مراد نفس و ہوی، ارادہ اور آرزو اور تمام مخلوقات ہیں، کیونکہ حق تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

دل و زبان و اعضا کے شکر کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ فرماتے ہیں، یہ ان کا قطعی وعدہ ہے، اس میں کسی استثناء کی گنجائش نہیں: لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ[4]: اجابتِ دعا، رزق و غنا، توبہ و مغفرت کا انحصار اپنی مرضی پر رکھا ہے لیکن شکر کے عوض زیادتی نعمت کا حصول بلا تخلف ہے، اسی لئے حضور انور صلعم نے فرمایا:

"مَنْ نَزَلَتْ إِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا"[5]

سیدِ مرسلاں و مرسل راز داد فرماں بشکرِ نعمت و ناز
گل نعمت برائے ہر کہ شگفت شکر آں روز و شب بباید گفت

میں جانتا ہوں کہ سلب نعمت کا موجب میرا ہی کوئی ناشائستہ فعل

---

[1] "وہ دنیا کی حیات ظاہری کو جانتے ہیں اور یہی لوگ آخرت سے غافل ہیں" (دیکھو فتوح الغیب مقالہ ۵۹) [2] "اللہ نے تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کردیں"۔ [3] اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم ان کا احاطہ نہ کرسکو گے۔ [4] اگر تم شکر کرو تو یقیناً ہم (نعمتوں) میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ [5] جس کو ملے وہ شکر ادا کرے۔

ہوتا ہے، میری ہی ناشکری و ناقدری ہوتی ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ [۱] (پ ۳۴)

میں اپنی نعمتوں کا جائزہ لیتا رہوں گا، "مجھے نعمتِ [۱] نفع" حاصل ہے: صحت و عافیت سے ہوں، لذّتوں و راحتوں سے متمتع ہوں؛ "نعمتِ [۲] دفع" بھی مجھے مُیَسّر ہے: امراض و بلاؤں سے محفوظ ہوں، دشمنوں اور مخالفوں کے شر سے محفوظ ہوں۔ "مجھے نعمتِ [۳] توفیق" بھی ملی ہے: ایمان و توحید، صدق و استقامت حاصل ہیں۔ "نعمتِ [۴] عصمت" بھی مجھے نصیب ہے: کفر و شر، بدعت و فسق و غفلت عن الحق سے محفوظ ہوں! ان نعمتوں کی تفصیلات و جزئیات پر نظر کر کے میرا قلب چیخ رہا ہے:

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد　　احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنِ من زباں شود ہر موئے　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد (ابو سعید)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِىْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ!

"اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى خَلْقِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَهْلِ بُيُوْتِنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِىْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَنْفُسِنَا خَاصَّةً، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا اَكْرَمْتَنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ،

---

[۱] یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے۔

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى ، وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ‘‘

---

ف۔ اس جامع ثناء کا نظم میں اس طرح ترجمہ کیا گیا ہے:

عام مخلوقات کے ساتھ اے خدا
خود ہماری ذات کے ساتھ اے خدا

اور ہمارے گھر میں ہیں جو مرد و زن
ساتھ ان لوگوں کے بھی اے ذوالمنن

سب کے شامل جو نوازش ہے تری
دکھ میں سکھ میں آزمائش ہے تری

دکھ میں صبر اور سکھ میں سب کے شکر کا
امتحاں کرتا ہے جو ہے تو اے خدا

حمد ہے اس پر ترے ہی واسطے
ہے ثناء و شکر تیرے ہی لئے

ہم کو دکھلا دی جو تو نے ٹھیک راہ
اور ہمیں بخشی جو عزت اور جاہ

پردہ پوشی جو ہماری تو نے کی
اور ہماری جرم بخشی تو نے کی

اور دیا ہم کو جو تو نے اہل و مال
اور کیا قرآں عطا اے ذوالجلال

ان سب احسانوں پہ بے حد و قیاس
ہے ترے ہی واسطے حمد و سپاس

ایسے ہوں وہ شکر اور حمد و ثناء
جن سے تو ہو جائے راضی اے خدا

اور ہر تیری رضامندی پہ بھی
شکر تیرے ہی لئے ہے اے غنی

تو ہی ایسا ہے زبردست و غیور
جس سے ڈرنا چاہیئے سب کو ضرور

اور تو ہی مغفرت کا اہل ہے
سب کی بخشائش تجھی پہ سہل ہے

(مناجات مقبول از مولانا اشرف علی تھانویؒ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# سہ شنبہ

## معیّت حق تعالیٰ

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ[لہ]

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا"

—(:)—

میرا ایمان ہے کہ میرے مولیٰ، میرے مالک، میرے پروردگار میرے ساتھ ہیں، میرے قریب ہیں، اقرب ہیں! ان کی معیت و قرب کی وجہ سے مجھے "علوئے تمکین" حاصل ہے! میں تمام اشیاء سے غنی ہوں، "میں غنی بالشی" نہیں ہوں، "غنی عن الشی" ہوں! حق تعالیٰ کو اپنے پاس رکھ کر مجھے کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے؟ کیا مجھے حق تعالیٰ کی قدر نہیں، ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟

کیست زو بہتر بگو اے ہیچ کس | تا بداں دل شاد باشی یک نفس؟
من نہ شادی خواہم و نے خرمی | آنچہ می خواہم من از تو ہم توئی! (رومی)

میری زندگی کا مقصود حق تعالیٰ ہیں، ان ہی کی عبادت و عبودیت،

---

لہ۔ حق تعالیٰ تمھارے ساتھ ہیں تم جہاں بھی ہو، وہ تمھارے سب کاموں کو دیکھ رہے ہیں۔

ان ہی کا ذکر ان ہی کی فکر، ان ہی کی یافت، ان ہی کا شہود!

از زندگیم بندگیٔ تست ہوس بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصود دل خود ہر کس جاؔمی ز تو خود ترا ہمی خواہد و بس (جامی)

قرب حق میں جو زندگی بسر ہوتی ہے وہ تمام ظاہری و باطنی نعمتوں اور مسرتوں سے مالامال ہوتی ہے! حق تعالیٰ کی ذات کمال مطلق ہے، سرور محض ہے، جس نے اپنا تعلق ذات حق سے پیدا کر لیا وہ کامیاب و کامراں ہوا! مسرور و شادماں رہا!

عمر خوش در قرب جاں پروردن ست عمر زاغ از بہر سرگیں خوردن ست (رومی)

اور دنیا کے آرام و آسائش کو جس نے مقصود بنایا وہ خائب و خاسر ہوا! مَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا[۱]! غم و حزن پشیمانی و پریشانی اس کی قسمت کی تحریر ٹھیری!

گر گریزی بامید راحتے ہم از انجا پیشت آید آفتے
ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست (رومی)

حق تعالیٰ کے بغیر زندگی عذاب ہے! موت ہے، زندگی نہیں! ان کے بغیر آبِ حیات بھی آگ سے کم نہیں!

زندگی بے دوست جاں فرسودن است مرگ حاضر غائب از حق بودن است
عمر و مرگ ایں ہر دو با حق خوش بود بے خدا آب حیات آتش بود (رومی)

میری زندگی کا مقصود جب حق تعالیٰ ہیں اور وہ میرے ساتھ ہیں، میرے قریب ہیں تو مقصود مجھے حاصل ہے! ان ہی کی صحبت میں دنیوی زندگی

---

۱۔ جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

کے یہ چند روز بسر کروں گا اور موت کے ساتھ ہی وہ مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرمائینگے / یہ ان کا وعدہ ہے، "لَابُدَّ مِنْ لِقَائِیْ"۔

آزمودم من ہزاراں بار بیش
بے تو شیریں می نہ بینم عمر خویش (رومی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# چہار شنبہ

## "رزق"

"وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا"[1]

—(:::)—

حق تعالیٰ نے خود میرے رزق کا ذمہ لیا ہے اور اپنے وعدہ کو قسم کھا کر پختہ اور موکّد کیا ہے اور مثال کے ذریعہ مفہوم کو واضح فرمایا ہے:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ، فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ

فی السماء رزقکم نشنیدہ
اندریں پستی چہ بر چفسیدہ
جملہ را رزاق روزی مے دہد
قسمت ہر یک بہ پیشش می نہد (رومی)

سچ ہے جو درخت بوتا ہے، وہی سینچتا بھی ہے! خلقت کو وہی مدد دیتا ہے، ان کا رزق وہی فراہم کرتا ہے جو ان کا خالق اور پروردگار ہے! مخلوق کے لئے یہ عقیدہ کافی ہے کہ ان کا خالق ان کے لئے کافی ہے:

---

[1] کوئی رینگنے والا بھی زمین پر ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ پر نہ ہو۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ؟

حق تعالیٰ میرے آقا ہیں، مالک ہیں، میں ان کا غلام ہوں۔ اب آقا پر غلام کا نفقہ ضروری ہے جس طرح کہ غلام پر آقا کی اطاعت واجب ہے! اگر میں ان کا ہو رہوں ان کے سوا نہ کسی کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاؤں اور نہ کسی کے آگے جبین نیاز خم کروں تو کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا حق ادا نہ کریں؟ کیا ان کا یہ قطعی وعدہ نہیں؟

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ
وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ !

حق تعالیٰ کے سوا جب میرا رزق دینے والا کوئی نہیں تو میں اب رزق کے معاملہ میں ساری کائنات سے بے نیاز ہوں! جس روز سے میں نے حق تعالیٰ کو اپنا الٰہ اور رزّاق قرار دے لیا ہے اسی روز سے خوف کا بھاری پتھر میرے سینہ سے اٹھ چکا ہے! اب میں قطعاً کسی کا محتاج نہیں رہا! نہ مجھے کسی سے امید ورجا ہے اور نہ کسی سے خوف وہراس!!

رزق از وے جو نہ از زید و عمر — مستی از وے جو نہ از بنگ و خمر
منعمی زو خواہ نے از گنج و مال — نصرت از وے جو و نے از عم و خال (رومی)

حق تعالیٰ سچے، ان کا وعدہ سچا، مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا، ان سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے، میں اپنے رزق کے متعلق بے فکر ہوں، میرا رزق مقسوم قطعاً مجھے پہنچ کر رہے گا، میں چاہوں یا نہ چاہوں میرا رزق مجھے مل کر رہے گا، وہ مجھ پر عاشق ہے، وہ مجھ سے جدا کیسے رہ سکتا ہے؟

گر بخواہی ور نخواہی رزق تو　　پیش تو آید دواں از عشق تو

آنچنانکہ عاشقی بر رزق و زار　　ہست عاشق رزق خود بر رزق خوار

گر تو تشتابی بیاید بر درت　　در تو بشتابی، دہد درد سرت! (رومی)

بہرحال اتباعِ نبوت میں طلبِ رزق میں اسبابِ قطعی کی حد تک میں کوشش بھی کروں گا، لیکن میرے قلب میں فکر و تردد کا نشان تک نہ ہو گا!

"اِجْمِلُوا فِی الطَّلَبِ"[1] کا حکم میرے پیشِ نظر ہو گا! طلب کو رزق کے حصول کا مستقل سبب یا قطعی علت قرار نہ دونگا، کیونکہ اس روحانی قانون کا مجھے علم ہے کہ "بعد از طلب می یابم امانہ بطلب می یابم" طلب و جستجو مرادیابی کی مستقل علت نہیں، معاملہ محض فضل پر منحصر ہے، ہاں جستجو ضرور کی جائے، عادتِ الٰہی یہی ہے کہ حرکت میں برکت دیتے ہیں!

بجستجوئے نیابد مراد دلی　　کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد!

اپنے رزق سے میں وجوہِ خیر میں بوجہ اللہ جس قدر خرچ کرتا جاتا ہوں اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے! اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ کا وعدہ سچا ہے! مجھے کمی اور قلت کا کوئی ڈر نہیں: لَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا! کیا حق تعالیٰ نے صاف طور پر نہیں فرمایا:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔[2]

میں وفورِ رزق پر حق تعالیٰ کا دل، زبان، عمل سے شکر گزار ہوں اور شکر سے میرے رزق میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ۔

---

[1] طلب رزق میں باوقار رہو۔ [2] جو تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ بعد میں اور دیدیتے ہیں اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پنجشنبہ

# رفع خوف و حزن

مقصودِ زندگی حق تعالیٰ ہیں! ان ہی کی معرفت، ان ہی کی عبادت، ان ہی سے ہر معاملہ میں استعانت، ان ہی کی یافت، ان ہی کا شہود! اور یہ مقصود بحمد اللہ مجھے حاصل ہے!

از زندگیم بندگیٔ تست ہوس　　بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصود دل خود ہر کس　　جامی ز تو خود ترا همی خواہد و بس

حق تعالیٰ کے سوا ساری چیزیں حجابات ہیں، مقصود نہیں، ان کا کلی حکم یہ ہے!

لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ [1]

میری زندگی کے یہ مصائب، یہ المناک واقعات، یہ دردناک حادثات حق تعالیٰ ہی کی مشیت اور ارادہ سے وقوع پذیر ہو رہے ہیں! وہی ان کے خالق و مخترع ہیں، آمر و حاکم ہیں، فاعل ہیں، علتِ حقیقی ہیں!

---

[1] جو تم سے چھوٹ جائے اس پر غمگین نہ ہو اور جو تمھارے ہاتھ آئے اس پر اتراؤ نہیں۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا[1]

ایسا تو ہرگز نہیں کہ یہ ان کی مشیّت، ارادے، حکم یا مرضی کے بغیر واقع ہوئے ہوں، یا وہ ان سے غافل ہوں! نہیں، فاعل حقیقی وہی ہیں، جان کر ہر چیز کو پیدا کرتے ہیں: اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ!

حق فاعل و ہر چہ جز حق آلات بود　　تاثیر ز آلت از محالات بود

ہستی کہ مؤثر حقیقی ست یکیست　　باقی ہمہ اوہام و خیالات بود (جامی)

جب ہر واقعہ کا ظہور حق تعالیٰ ہی کے علم و حکم سے ہو رہا ہے، اور حق تعالیٰ میرے مولیٰ ہیں اور مجھ پر رحیم ہیں، رؤف ہیں، تو جو کچھ بھی ان کی طرف سے پیش آئے گا اس میں رحمت بھی ہوگی اور حکمت بھی! اسی لئے میں اپنے ارادے کو حق تعالیٰ کے ارادے اور مرضی کے تحت کر دیتا ہوں، ان کے فعل سے راضی ہو جاتا ہوں! وہ میرے مولیٰ ہیں، ستر ماؤں سے زیادہ مجھ پر شفیق ہیں، ہر ضیق سے وہ مجھے نجات دیں گے!

آں کسے را کہ چنیں شاہ کشد　　سوئے بخت و بہتریں جائے کشد!

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد　　آنچہ در وہمت نیاید آں دہد!

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ!

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ![2]

---

[1] کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے ہم ان جانوں کو پیدا کریں۔

[2] کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور اسی پر جم جا۔

## حصۂ دوم

# خاص مُراقبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

# الفاظ

میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ الفاظ میں عظیم الشان قوت مستور ہوتی ہے! یہ انسان کے قلب میں زلزلہ پیدا کرتے ہیں اور خیالات میں طوفان! خارجی ماحول کی تعمیر و تخریب میں ان کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے!

شاد از سخن آدمی و غمناک شود — پیدا ز سخن جوہر ادراک شود!
کافر کہ نمی شود بصد دریا پاک — بیحرف و سخن بیک سخن پاک شود (مرزا مہدی خاں)

ہر لفظ جو میری زبان سے نکلتا ہے اس کا ایک نامعلوم دفتر میں اندراج ہوتا ہے اور اس کی جوابدہی مجھے ایک روز کرنی پڑتی ہے!

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ[1] (پ ۲۶ ع ۱۶)

اب میری زبان سے وہی الفاظ نکلتے ہیں جو حق و صداقت سے مملو ہوتے ہیں! جو قطعاً ایجابی ہوتے ہیں، سلبی نہیں! جن میں زندگی ہوتی ہے، قوت ہوتی ہے جو قلوب میں مسرت و فرحت پیدا کرتے ہیں! جو محبت و شفقت سے لبریز ہوتے ہیں! جو ٹوٹے دلوں کو جوڑتے اور ان کو امید و رجا سے بھر دیتے ہیں!

---

[1] وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالتے مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُسْلِمِ[1]

جو الفاظ میری زبان سے نکلتے ہیں وہ میری طرف خالی لوٹ کر نہیں آتے بلکہ اس مقصد کی تکمیل کرتے ہیں جس کے اظہار کے لئے وہ میری زبان سے نکلتے ہیں ان میں قوت عمل کوٹ کوٹ کر بھری ہے، حق تعالیٰ کی تخلیقی قوت ان میں کام کر رہی ہے۔

میں جو کہونگا انشاءاللہ وہ ہو کر رہے گا! کیونکہ کوئی جملہ حق تعالیٰ کی رضا کے خلاف میری زبان سے نہ نکلے گا! جس تمنّا کا توکلاً علی اللہ اظہار کرونگا اس کو تکمیل ہو کر رہے گی! جو حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہوتے ہیں۔

کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا[2] (النساء)

میں جانتا ہوں کہ الفاظ کا اثر کائنات کے غیر مری روحانی جوہر پہ ہوتا ہے لہذا میں جہاں بھی جاؤں گا ایسے الفاظ کا استعمال کرونگا جو دوستی اور محبت ہی کی فضا پیدا کریں گے! میرے الفاظ سے سارے جہاں میں روشنی ہوگی اور قلوب کی تاریکی دور ہوگی!

می تواند نفس کرد جہاں را روشن
ہر کہ چوں صبح بر آرد بتأمل دم را (صائب)

مجھے کامل یقین ہے کہ میرے الفاظ سے میرے جسم اور جان دونوں کی تجدید عمل میں آئے گی! جان کی تجدید کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا کلمہ کافی ہے اور اللہ کا پیارا لفظ روح کی بالیدگی کا ضامن اور جسم کی پرورش کے لئے یہ الفاظ ہیں:

---

[1] اللہ تعالیٰ کے ہاں فرائض کے ادائی کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل یہ ہے کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا جائے (حدیث)، [2] اللہ تعالیٰ کامل سرپرست اور پورا مددگار ہے۔

حَصَّنْتُ نَفْسِي بِالْحَيِّ الْقَيُّومِ الَّذِي لَا يَمُوتُ اَبَدًا وَدَفَعْتُ عَنْهَا

اَلسُّوْءَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[1]

میں حق تعالیٰ کی حول و قوت سے تعمیری الفاظ کے ذریعہ نئے ماحول کی تخلیق کر رہا ہوں اور ہر لفظ جو میری زبان سے نکلتا ہے توافق ہم آہنگی اور حسن و جمال کی تخلیق کرتا ہے!

حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے  
ورائے عقل ہیں اہل جنوں کی تدبیریں (اقبال)

میرے الفاظ میری روح ہی کا ظہور ہیں، اس لئے وہ زندہ ہیں، مردہ نہیں! ان میں زبردست قوت ہے، توانائی ہے، ان سے میں امن و طمانیت کی وہ عمارت تعمیر کرونگا جو خلل سے خالی ہوگی!

الفاظ میں قوت حیات ہوتی ہے! میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قوت تخلیقی کا انکشاف میری ذات میں فرمایا میں اب اس کا استعمال حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے کروں گا!

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ[2]

---

[1] یہ دعائے حصار ہے، صبح و شام یعنی بعد فجر اور بعد مغرب تین تین بار پڑھنا چاہیئے، انسان ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں: جس نے اپنی ذات کو محفوظ کرلیا اس حی و قیوم کی حفاظت سے جسکو موت نہیں اور برائی کو لاکھوں بار لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اس سے دور کیا۔ [2] اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے جو تیری عظیم ذات اور حکومت عظیمہ کے لائق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲)

# صحت

تجدید ایمان کی وجہ سے میرے جسم کی تجدید عمل میں آرہی ہے، میرے جسم کا ہر ذرّہ بدل رہا ہے، مجھے نئی ہستی، نیا وجود مل رہا ہے، ضعف کی جگہ قوت، مرض کی بجائے صحت، توانائی اور حیات حاصل ہو رہی ہے! میں نے اپنا رخ مبدءِ نور کی طرف کر لیا ہے!

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ [1] (۳ مرتبہ)

میں جانتا ہوں کہ میرا حقیقی نفس (جس کو میں روح سے تعبیر کرتا ہوں) بیمار نہیں ہو سکتا! میری روح نورِ مقیّد ہے، قطرۂ نور ہے، سراپا سرور ہے! صحت و قوّت کا مبدء ہے!

قطرۂ نوری سراپا نور باش
بگزر از غم دائماً مسرور باش (رومی)

ہر دن ہر گھڑی میری زندگی تازہ و توانا ہوتی جا رہی ہے! میرے جسم کے ہر

---

[1] اے اللہ میرے بدن کو عافیت عطا کیجئے، میرے کانوں کو عافیت عطا کیجئے، میری آنکھوں کو عافیت عطا کیجئے، آپ کے سوا میرا کوئی معبود و رب نہیں!

ذرہ سے توانائیوں کا چشمہ ابل رہا ہے!

ہر روز میں جام صحت نوش کر رہا ہوں اور حق تعالیٰ کا حلم و کرم مجھے عافیت عطا فرما رہا ہے:

یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اِشْفِنِیْ[1] (۳ مرتبہ)

میرے قلب میں جذبات ایمانی زندہ ہیں، حق تعالیٰ کی محبت سے میرا سینہ معمور ہے، اسی محبت کے نور نے میرے قلب و بدن کو نورانی کر دیا ہے، میرے وجود کا ہر ذرہ نورانی ہو گیا ہے، نور ہو گیا! یہ نتیجہ ہے میری اس دعا کا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا"[2]

اس نور نے میرے قلب کو سکون، میرے نفس کو اطمینان، میرے بدن کو راحت عطا کی ہے، میں اب سراپا نور ہوں، دائماً مسرور ہوں قلب و نفس و بدن کی اس راحت و سرور کا نتیجہ صحت ہے، عافیت ہے، سلامتی ہے، نجات ہے، بیماری سے، آزار سے، ضعف اور کمزوری سے!

لَا بَأْسَ، اِذْهَبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِیْ

لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ فَاشْفِنِیْ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا[3]

اب خلق کی طرف سے میرے قلب میں نہ غیظ و غضب ہے، نہ حزن و غم! ایمان کی آنکھ نے دیکھ لیا کہ وہ نافع ہیں نہ ضار! نفع و ضرر، سود و زیاں، منع و عطا حق کی جانب سے ہے، خلق کی طرف سے ہرگز نہیں! بلا و آزار کے وقت خلق و اسباب کو حق تعالیٰ کی طرف سے وہ تازیانہ تصور کرتا ہوں جو طلب و تقرب کے لئے مجھ کو لگایا جاتا ہے تاکہ میں خواب غفلت سے جاگ جاؤں!

---

[1] اے علیم و کریم خدا مجھے شفا عطا کیجئے! [2] اے اللہ میرے نفس کو نورانی کر دیجئے اور مجھے نور کر دیجئے۔ [3] کچھ خوف نہیں، اے خلق کے پالنہار صحت عطا کر، تو ہی صحت دینے والا ہے، صحت تیری ہی دی ہوئی ہے، تو مجھ کو ایسی صحت دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنِیْ [1]



اذیت و بلا حق تعالیٰ کی طرف سے ہے، مبتلا کرنے والے حق تعالیٰ ہیں! میں ان لوگوں میں سے نہیں کہ درد و بلا کے وقت سُست ہو جاؤں اور حق سے روگرداں اور حق تعالیٰ کی اس تہدید کا نشانہ بنوں: وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۟اِنْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ [2] اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بن جاؤں، دنیا اور آخرت دونوں کو کھو بیٹھوں اور کھلے نقصان میں رہوں!

ناخوش تو خوش بود بر جانِ من　　　دل فدائے یارِ دل رنجانِ من (رومی)

اور جب مجھے نعمت و عطا حاصل ہوتی ہے تو میں خلق و اسباب دنیوی کو ایک ہاتھ تصور کرتا ہوں جو منہ میں لقمہ ڈالتا ہے، ظاہر ہے کہ ہاتھ ایک آلہ ہے اور آلہ میں بذات خود تاثیر کہاں: مَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ [3]، منعم و معطی حق تعالیٰ ہی ہیں!

حق فاعل و ہر چہ جز حق آلات بود　　　تاثیر ز آلت محالات بود

ہستی کہ مؤثر حقیقی ست یکیست　　　باقی ہمہ اوہام و خیالات بود (جامی)

اس یقین کے بعد کہ سود و زیاں حق تعالیٰ کی جانب سے ہے اور میرے دشمن کی طرف سے نہیں، وہ مثل میّت کے ہے غسّال کے ہاتھ میں، یا گیند کی طرح چوگان کے تصرّف میں، میرا قلب عداوت کے غم سے بالکل آزاد

---

[1] اے اللہ میرا گناہ بخشدے، اور میرے دل سے غصّہ نکال دے اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچا دے!

[2] پوری آیت یہ ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ۟اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۟اِنْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ ع ۹) یعنی بعض آدمی اللہ کی عبادت کرتے ہیں کنارہ پر، پھر اگر اسکو کوئی بھلائی پہونچتی ہے تو اس کی وجہ سے قرار پایا اور اگر اس پر کوئی آزمائش ہو گئی تو

ہو جاتا ہے اور میں اپنے عدو کو قطعاً معاف کر دیتا ہوں !

لِمَا عَفَوتُ وَلَمْ اَحْقِدْ عَلٰی اَحَدٍ　　اَرَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ ھَمِّ الْعَدَاوَۃِ[1]

اور بقولے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا[2] میں خلق سے کٹ کر حق تعالیٰ کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیتا ہوں! انہیں راضی کرنے دیر کتنی لگتی ہے! وہ رؤف ورحیم ہیں، غفور و کریم ہیں، ذُو الفضل العظیم ہیں! ان ہی کا تو یہ قول ہے ان کے ایک عاشق کے الفاظ میں:

در حضرت ما دوستی یکدلہ کن　　ہر چیز کہ غیر ماست آزادہ کن
یک صبح باخلاص بیا بر در من　　گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن　(ابو سعید)

افکار نے میری صحت برباد کر رکھی تھی، ایمان کی روشنی نے افکار کی ظلمت کو دور کر دیا، اب صحت کی تجلّیات میرے جسم کے ہر رگ و ریشہ سے ہو رہی ہیں، راحت و سرور کا وفور ہے، جان و تن آرام سے ہیں! فَلِلّٰہِ الْحَمْد

در ہجر تو بودہ اندوہ و آزارم　　از وصلِ تو رفت ہستی و پندارم
شادی آمد و نصیب جانم شد　　اکنوں جان و تن خویش براحت دارم

(لا اعلم)

---

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۴۱) تو منہ اٹھا کر چلدیا، دنیا و آخرت دونوں کو کھو بیٹھا، یہی کھلا نقصان ہے۔ ؎ تمھارا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔ [1] جب میں نے معاف کر دیا اور کسی کے متعلق اپنے دل میں دشمنی نہیں رکھی تو میں نے اپنے نفس کو غم عداوت سے نجات دلائی۔ [2] اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو (مزمل ع ۱)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(۳)

# صحت

"میرے اندر ایک قوتِ الٰہیہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے"۔

طمانیت و سکون کے ساتھ میں مذکورۂ بالا صداقت کو ذہن نشین کرتا ہوں، فکر و تردّد، غم و حزن، بیم و ہراس کو اپنے قلب سے دور کرتا ہوں اور ان تمام خیالات کو بھی اپنے دماغ سے دفع کرتا ہوں جو "ایجابی" نہیں! میری آنکھوں کی ٹھنڈک حق تعالیٰ کی محبت اور ان پر ایمان ہے! اسی لذّت و حلاوت سے میرا قلب کیف اندوز ہے! آہستہ اور طمانیت کے ساتھ میں ان الفاظ کو دُہراتا ہوں:

"میرے اندر ایک قوّتِ الٰہیہ موجود ہے جو صحت بخشتی ہے اور صحت کو قائم و برقرار رکھتی ہے"۔

(خموشی)

پرسکون و برد قلبی کے ساتھ میں ان الفاظ کی تکرار کرتا ہوں۔

میں حق تعالیٰ کا ان نعمتوں کے لئے جو ہر روز بارش کی طرح مجھ پر برس رہی ہیں شکر ادا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ دوسرے بھی ان نعمتوں سے سرفراز کئے جائیں! وفور رزق میں اس لئے بھی چاہتا ہوں کہ شکر نعمت میں "پوشش ہر تنگ دست و فرش ہر ویرانہ" بن جاؤں اور یہ ثابت کروں کہ انفاق و احسان سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، کمی نہیں ہوتی، کیونکہ حق تعالیٰ نے اس کا ہمیں یقین دلایا ہے:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ [1]

ز احساں می شود صاحب کرم را دولت افزوں تر

بلے ہر چاہ را آب از کشیدن بیش می گردد (لطف)

شکر کے طریقہ سے میں اپنی نعمتوں میں اضافہ کرتا جاؤں گا۔ حق تعالیٰ کا یہ قطعی وعدہ ہے جس میں کسی استثناء کی گنجائش نہیں کہ وہ شکر کرنے والی کی نعمتوں میں ترقی دیتے ہیں لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ، یعنی شکر کے معاوضہ میں زیادتی نعمت کا حصول بلا تخلف ہے! اسی لئے حضور انور صلعم نے تاکید فرمائی ہے کہ:

اَلنِّعْمَةُ وَحْشِیَّةٌ قَیِّدُوْهَا بِالشُّکْرِ

(نعمت ایک وحشی جانور ہے، شکر کی زنجیروں میں اس کو باندھ رکھو)

باز نعمت چو ہست وحشی را صید از قید شکر کن اورا

چوں گزاری تو شکر، نستیزد ور شوی ناسپاس، بگریزد

شکر میں یہ بھی داخل ہے کہ نعمتوں کا استعمال حق تعالیٰ کی مرضیات کے مطابق کیا جائے، جن کاموں میں ان کو صرف کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان ہی میں

---

[1] ۔ اور جو چیز تم خرچ کروگے سو وہ اسکا عوض دیگا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

ان کو صرف کیا جائے، سلب نعمت کا موجب ہمارا ہی کوئی ناشائستہ فعل ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے واضح طور پر ہم کو متنبہ کر دیا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ [1] (پ ۱۰ع ۳)

اِذَا كُنْتَ فِيْ نِعْمَةٍ فَارْعَهَا — فَاِنَّ الْمَعَاصِيْ تُزِيْلُ النِّعَمْ [2]

تقویٰ، عمل و مجاہدہ اور صبر و شکر کی وجہ سے حق تعالیٰ کی تمام نعمتیں میری ہیں اور مجھ میں موجود ہیں! جب بھی مجھے ان کی احتیاج ہوتی ہے حق تعالیٰ انہیں خارج میں ظاہر فرما دیتے ہیں! ہر اس نعمت کے لئے جو مجھے مل رہی ہے میرا قلب حق تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہے، زندگی چشمۂ مسرت کی طرح رواں ہے اور میری زبان پر یہ نغمہ جاری ہے:

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد — احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر موئے — یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

(ابو سعید مہنہ)

---

[1] یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا فرمائی ہو نہیں بدلتے جب تک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں۔

[2] جب تجھے کوئی نعمت حاصل ہو تو اسکی نگرانی کر، گناہوں سے نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۸)

# ہدایت و حفاظتِ الٰہیہ

"اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظاً وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ"

میں جانتا ہوں کہ میں جہاں بھی رہوں حق تعالیٰ میرے حافظ و نگہبان ہیں اور جہاں بھی جاؤں حق تعالیٰ ہی میری رہبری فرما رہے ہیں! حق تعالیٰ کی ہدایت و معیّت کا ادراک جب تک میرے انفس میں قائم ہے مجھے نہ کسی قسم کا نقصان پہونچ سکتا ہے اور نہ کسی طرح کا صدمہ! میں جانتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی معیّت میں میں ہر چیز کا مقابلہ کر سکتا ہوں!

کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا

کائنات میں حق تعالیٰ ہی کی ایک قُوّت کام کر رہی ہے: لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ! یہی قوت مجھ میں ہے اور مجھ پر اور ساری اشیاء پر محیط ہے: وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا، اب کوئی چیز مجھے کسی طرح نقصان نہیں پہونچا سکتی!

اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظاً وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ.

حق تعالیٰ کے یدِ قدرت میں میں نے اپنی جان دے رکھی ہے! اب میری

زندگی ہر طرح محفوظ ہے، مامون ہے! اب مجھے کسی شر کا خوف نہیں کیونکہ حق تعالےٰ میرے ساتھ ہیں! میری راہ کی ہر رکاوٹ ان کی تائید و رفاقت سے دور ہو سکتی ہے!!

بِسْمِ اللّٰہِ فَرَرْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[1]

اے یک نظرت طبیب بیمار یہا — ماتم گرفتار گرفتار یہا!
دشوار مرا بفضل آساں گرداں — اے فضل تو آساں کن دشوار یہا!

حق تعالیٰ کی معیت و رفاقت نے مجھے دشمنوں کے مکر و کید، بغض و عناد سے محفوظ و مصئون کر رکھا ہے! جب وہ میرے ساتھ ہیں، مجھ سے قریب و اقرب ہیں تو مجھے کون نقصان پہونچا سکتا ہے؟! حق تعالیٰ میری پناہ گاہ ہیں! میرے مولیٰ و نصیر ہیں! میں ان ہی کی پناہ میں آتا ہوں!

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ رَبِّیْ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَحْتَرِزُ مِنْھُمْ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَبِکَ اَللّٰھُمَّ اَدْرَأُ فِیْ نُحُوْرِھِمْ![2]

میری تمنا ہے کہ میرا ہر قدم حق و صداقت کی روشنی میں اُٹھے، حق کو حق جانوں اور اس کا اتباع کروں، باطل کو باطل جانوں اور اس سے کنارہ کش رہوں!

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ![3]

---

[1] اللہ کے نام سے، اللہ ہی کی طرف بھاگ کر آیا اور اللہ ہی سے مدد لی اور اللہ کے سوا کسی میں حول و قوت نہیں۔ [2] اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کی شرارت سے، اپنے غیر کی شرارت سے اور میرے رب نے جو پیدا کیا ہے اسکی شرارت سے اور جسکو پھیلایا ہے اور پیدا کیا ہے اسکی شرارت سے۔ [3] اے اللہ ہمکو حق کو حق ہی دکھلا اور اسکی پیروی کی توفیق عطا کر، باطل کو باطل ہی دکھلا اور اس سے بچنے کی توفیق دے!

ہر روز حق تعالیٰ میری رہبری خیر برترین کی طرف فرمار ہے ہیں اور میں ان سے قریب تر ہوتا جارہا ہوں! وہی زندگی اچھی جو ان کے قرب و معیت میں بسر ہو!

عمرِ خوش در قرب جاں پروردن ست!

عمر زاغ از بہر سرگیں خوردن ست! (رومی)

اب میں جس طرف رخ کرتا ہوں مجھے وجہُ اللہ کا شہود ہوتا ہے! اب میں جس طرف رخ کرتا ہوں وجہُ اللہ ہی میری ہدایت و رہبری کرتا ہے! میں محسوس کرتا ہوں کہ میں کبھی اکیلا نہیں ہوتا! سوتے جاگتے حق تعالیٰ ہی میرے "ہمسایہ و ہم نشین و ہم راہ ہیں" اور میری حفاظت فرمار ہے ہیں! اب میں حق تعالیٰ کی ربوبیت پر بھروسہ کر کے خوف و ہراس سے اپنے دل کو خالی کر کے قدم اٹھاتا جارہا ہوں، وہ ہر آفت سے مجھے محفوظ رکھیں گے! وہ میرے ناصر و معین ہیں، حافظ و قادر ہیں!

حَسْبِيَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَاحَوْلَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۹)

# آزادی

میں جانتا ہوں کہ میں عبد اللہ ہوں، امین اللہ ہوں، خلیفۃ اللہ ہوں، ولی اللہ ہوں! بفحوائے خَلَقْتُ بِيَدَيَّ حق تعالیٰ نے مجھے خود اپنے دست مبارک سے پیدا کیا ہے اور نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فرما کر مجھے اپنے کمالات کا مظہر بنایا ہے! اس یافت نے مجھے حریّت تامّہ عطا کی ہے!

روبکار اند ذرّاتِ جہاں — چشمۂ خورشید رخشانی منم
ہر دو عالم شد شکار جان من — شاہباز دست سلطانی منم
مصحف آیاتِ جملہ کائنات — چوں آسیری گرہمی خوانی منم

اپنی اصل و حقیقت کو جان کر اب میں اپنی مادّی توریث کے خیالات کی خود ساختہ زنجیروں سے آزاد ہوں، قطعاً آزاد و بے باک ہوں! تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللهِ[1] کے حکم کو پیشِ نظر رکھ کر ہر روز اخلاق الٰہیہ سے اپنی ذات کو آراستہ و پیراستہ کر رہا ہوں! میرے نفس کا تزکیہ، قلب کا تصفیہ، روح کا تجلیہ اور دماغ کا تخلیہ ہوتا جا رہا ہے! اور

---

[1] اللہ کے اخلاق سے اپنے کو مزیّن کرو۔

ہر روز میری نورانیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے:

این بوالعجب رمز نگر کز ہمہ جہاں ‎ ‎ آب و گلے را خزانۂ اسرار کردہ اند!

این لطف بیں کہ بے غرضے خاکِ تیرہ را ‎ ‎ خورشید وار مطلع انوار کردہ اند!

یہ جان کر کہ جس چیز کا خیال انسان کے دل میں بسا ہوتا ہے بالآخر اس کی خو بو بھی اس میں پیدا ہو جاتی ہے میں نے اپنا مطلوب اپنا محبوب حق تعالیٰ ہی کو بنایا ہے اور ان ہی کی یافت اور ان ہی کے شہود میں رہتا ہوں تاکہ ان کے رخ روشن کے انوار سے میری تیرگی رفع ہو جائے اور میری ہستی خورشید وار مطلع انوار بن جائے!

گر در دل تو گل گزرد گل باشی ‎ ‎ ور بلبل بیقرار بلبل باشی

تو جزوی و حق کل است اگر روزی چند ‎ ‎ اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی (جامی)

حق تعالیٰ کی معیّت و باطنیت کی وجہ سے مجھ میں وہ زبردست قابلیت موجود ہے جس کی وجہ سے میں اپنے تمام نقائص و تحدیدات کو دور کر سکتا ہوں اور اپنی ذات کو حق تعالیٰ کی تجلّیات جمالیہ کا آئینہ بنا سکتا ہوں! میں ان تمام خیالات و تصوّرات سے آزاد ہوں جو میری قوتوں اور صلاحیتوں کو سلب کرتے ہیں اور میری توانائیوں کو فنا کرتے ہیں! حق تعالیٰ کی معیّت و باطنیت کے شعور نے مجھ ذرّہ کو آفتاب کی تابندگی عطا کی ہے!!

اے قطرہ تو غافلی کہ دریا ‎ ‎ در جوئے تو میرود ہویدا!

در برج تو ماہ و آفتاب ست ‎ ‎ لیکن پسِ پردۂ سحاب ست!

بیداد نہاں بود و نابود ‎ ‎ در لوحِ تو جملہ ہست موجود!

اب میں آزاد ہوں اور آزاد زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میرے ہی خیالات نے مجھے غلامی کی زنجیروں میں باندھ رکھا تھا لیکن علم صحیح کے

حاصل ہونے کے بعد اب قید و بند کی تمام زنجیریں کٹ گئیں اور مجھے وہ حریت تامّہ حاصل ہو گئی جو حق تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہے ع

کہ بستگانِ کمندِ تو رستگار انند! (حافظ)

اب میں آنے والے ہر دن کا مقابلہ ہمّت و بہادری کے ساتھ کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس کی ابتدا حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی اطاعت سے ہو گی اور اسکی انتہا مغفرت، و رضوان پر! ہر دن مجھے ان نیکیوں کی توفیق ہو گی جن کو حق تعالیٰ قبول فرمائیں گے اور جن سیئات کا مجھ سے صدور ہو گا حق تعالیٰ اپنے کرم سے ان کو معاف فرمائیں گے کیونکہ وہ غفور ہیں، رحیم ہیں، کریم ہیں! ابراہیم خلیل اللہ کی یہ دعا ہر صبح میری زبان سے جاری ہو جاتی ہے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِيْدٌ فَافْتَحْهُ عَلَىَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْهُ لِىْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَارْزُقْنِىْ فِيْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلْهَا مِنِّىْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِىْ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مِنْ سَيِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِىْ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَدُوْدٌ كَرِيْمٌ" [لے]

حق تعالیٰ میرے باطن ہیں اور باطن ہی سے میری زندگی کی رہبری فرماتے ہیں اور ہر روز میں اپنے روحانی اعمال میں وسعت اور زیادتی محسوس کر رہا ہوں۔ میرا قیام اس علم میں ہے کہ حق تعالیٰ مجھے ہر قید و بند سے آزادی عطا فرما رہے ہیں اس لئے میں اپنے حقیقی نفس کے اظہار کے زیادہ سے زیادہ قابل ہوتا جا رہا ہوں! میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ مجھ میں اور میرے ذریعہ کمال کی تجلّی فرمائیں اور میں ان کی تجلّیات کا کامل آئینہ بن جاؤں اور ان کا ہو کر دنیا و

---

لے۔ الٰہی صبح نئی مخلوق ہے اسکا افتتاح عبادت سے فرما اور اس کو میرے لئے اپنی مغفرت اور رضا پر تمام کر، اور اس میں مجھ کو ایسی نیکی نصیب کر جس کو تو مجھ سے قبول کر لے اور اس نیکی کو میرے لئے پاکیزہ اور دونا فرما اور جو برائی میں اس دن کروں اس کو معاف فرما کہ تو معاف کرنے والا اور محبت رکھنے والا اور سخی ہے!

مافیہا سے آزاد ہو جاؤں!

مست توام از جرعہ و جام آزادم — صید توام از دانہ و دام آزادم
مقصود من از کعبہ و بتخانہ توئی — ورنہ من ازیں ہر دو مقام آزادم

اَللّٰھُمَّ اقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا وَلَذَّاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ عُیُوْنَ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاھُمْ فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِکَ[1]!!

---

[1] اے اللہ تو ہم سے دنیا کی تمناؤں اور لذتوں کو اپنے لقا کے شوق سے ختم کر دے اور جب دنیا والوں کی آنکھیں ان کو دنیا دے کر ٹھنڈی کر تو میری آنکھوں کو اپنی عبادت کی ٹھنڈک عطا کر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۰)

# کامیابی

حق تعالیٰ ہمہ خیر ہیں، خیر مطلق ہیں، خیر محض ہیں، وہ قادر مطلق و ہمہ توان بھی ہیں! ہر شئی کا صدور حق تعالیٰ سے ہوتا ہے، زندگی کا مبداء حق تعالیٰ ہیں! اس لئے میرا یقین ہے کہ زندگی خیر ہے! جو تجربات اس زندگی میں مجھے ہو رہے ہیں وہ بھی خیر ہیں، اچھے ہیں! میں خوشی کے ساتھ ان کا تعاون کرتا ہوں اور زندگی کے واقعات میں خود بخود توافق پیدا ہوتا جاتا ہے اور میں اس فضل ایزدی کا صمیم قلب سے شکر گزار ہوں!

ہرچہ بینی محض خیر و حکمت است گر تراز و رحمت وگر زحمت است

زانکہ ناید فعل باطل از حکیم فعل حق باطل نباشد اے سلیم

ہر روز میری زندگی میں خیر کا اضافہ ہوتا جا رہا ہے! مجھے قوت حاصل ہو رہی ہے اور میری کمزوریاں دور ہو رہی ہیں، فقر جا کر غنا حاصل ہو رہا ہے، ذلت عزت میں بدل رہی ہے! یہ نتیجہ ہے میری اس دعائے سحر گاہی کا:

اللّٰھُمَّ اِنّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ، اِنّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ، اِنّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ [۱]

---

[۱] اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے قوی کر دے، میں فقیر ہوں مجھے غنی بنا دے، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے!

میرا ایمان ایک تخلیقی قوت ہے جو کائنات کے غیر مرئی جوہر پر عمل کر رہا ہے اور اپنے مطلوبات کو اس سے تراش کر صورت بخش رہا ہے! حق تعالیٰ متقیوں کی مرادیں پوری کرتے ہیں! وہ ان کو اپنی ذات کے سوا کسی کا محتاج نہیں کرتے! وہ جوّاد ہیں، کریم ہیں! وہّاب ہیں!

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں ‏ ‏ می دہد یزداں مرادِ متّقیں! (رومی)

حقیقی کامیابی کے معنی ممکناتِ باطن کا تحقق ہے! اور یہ عمل برابر جاری ہے! میری خودی کی تلوار کو ہر آن صیقل دیا جا رہا ہے اس کے جوہر ہر لحظہ کھل رہے ہیں! زندگی کا ہر واقعہ میری قوتوں کو پیدا کر رہا ہے اور بزبان حال کہہ رہا ہے:

تو شمشیری زکام خود بروں آ ‏ ‏ بروں آ زنیام خود بروں آ
نقاب از ممکنات خویش گیر ‏ ‏ مہ و خورشید انجم را بہ بر گیر
شب خود روشن از نور یقیں کن ‏ ‏ ید بیضا بروں از آستیں کن (اقبال)

میں اپنی خارجی شخصیت کی بھی پوری توجہ کے ساتھ تعمیر کر رہا ہوں تاکہ میری خودی کا اظہار قوت و شدت کے ساتھ ہو سکے! میں اسی مشتِ خاک سے ایسا بدن پیدا کرنا چاہتا ہوں جو سنگین قلعہ سے بھی زیادہ مستحکم و استوار ہو! اس محکم حصار کے اندر وہ دل درد آشنا چاہتا ہوں جو حق تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور بندگان خدا کا درد اپنے اندر رکھتا ہو! الحمد للہ یہ میری تمنّا پوری ہو رہی ہے!

تنے پیدا کن از مشتِ غبارے ‏ ‏ تنے محکم تر از سنگیں حصارے
درون او دلِ درد آشنائے ‏ ‏ چو جوئے در کنار کوہسارے (اقبال)

ذکر اللہ کی لذّت، حُبّ الٰہی کے مزہ، ادائے فرض عبودیت کی خوشی، تعلق مع اللہ کی حلاوت سے میری روح مست ہے، میرا قلب شاد و آباد!

حق تعالیٰ کے حضور و معیت کے ادراک کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ ترقی کا کوئی بلند ترین زینہ ایسا نہیں جہاں میرے قدم نہ پہنچ سکیں!

اَنتُمُ الاَعلَونَ وَاللّٰہُ مَعَکُم[1]

بینی جہاں را خود را نہ بینی	تا چند ناداں غافل نشینی!
نورِ قدیمی شب را برافروز	دست کلیمی در آستینی!
بیروں قدم نہ از دورِ آفاق	تو پیش ازینی تو پیش ازینی! (اقبال)

مجھے پورا یقین ہے کہ میرے حق تعالیٰ جو قادرِ مطلق ہیں اس عظمت و برتری کو جو میری روح میں موجود ہے ضرور ظاہر فرمائیں گے! اوامرِ الٰہی کا امتثال میری زندگی کی روش ہے! میں جانتا ہوں کہ اس کا نتیجہ علوئے تمکین ہے جو حق تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو عطا کرتے ہیں!

تو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک! (اقبال)

میں جانتا ہوں کہ جو بھی رکاوٹیں میری راہ میں پیش آتی ہیں وہ میری قوتِ مدافعت کو جگانے اور ترقی دینے آتی ہیں، اس لئے اب میں ان رکاوٹوں سے پریشان نہ ہوں گا اور نہ ان سے خوف زدہ! خوشی و غم، بلا و طرب دونوں کے لئے میں حق تعالیٰ کا شکر گزار ہوں! میری تربیت کے لئے یہ دونوں ضروری ہیں! کبھی غم کے مضراب سے اور کبھی خوشی کے تاروں سے سیرت ہی کے خفتہ نغمے بیدار کئے جاتے ہیں: اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا یَشَاءُ وَیَسُرُّ[2]!

بس زبون وسوسہ باشی دلا	گر طرب را باز دانی از بلا (رومی)

---

[1] تم ہی بلند و برتر ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ [2] اللہ ہی کی تعریف ہے خواہ مجھے ناخوش کرے یا خوش کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۱)

# توبہ اور تجدید ایمان

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ؂ (پ۱۶ ع۷)

حق تعالیٰ میں توبہ کرتا ہوں کفر سے، شرک سے اور ایمان لاتا ہوں آپ پر اور آپ کے رسولؐ پر۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حق تعالیٰ میرے معبود و رب آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی نہیں! نافع و ضار آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی نہیں! میری تمام ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا کرنے والے آپ ہیں، آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں! آپ میرے "خالق" ہیں میں آپ کا "مخلوق" ہوں، آپ میرے "مولیٰ" ہیں میں آپ کا "عبد" ہوں، آپ میرے "حاکم" ہیں میں آپ کا "محکوم" ہوں، آپ میرے "مالک" ہیں میں آپ کا "مملوک" ہوں، آپ میرے "رب" ہیں میں آپ کا "مربوب" ہوں، آپ میرے "الٰہ" ہیں میں آپ کا "عبد" ہوں،

؂ مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے پس یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا

حق تعالیٰ میں ایمان لاتا ہوں آپ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے عبد ہیں اور رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ!

حق تعالیٰ بعد ایمان میں توبہ کرتا ہوں نفاق سے، تصور ارتداد سے، بدعتوں سے، فسق و فجور سے، ان حسنات سے جو بلا نیت و اخلاص و لترضا حق براہ عجب وریا واقع ہوئی ہیں! توبہ کرتا ہوں آپ کی ناشکری یا کفرانِ نعمت سے، آپ کے کاموں پر اعتراض کرنے سے، توبہ کرتا ہوں ہر قسم کی غفلت و ذہول سے جو آپ کی یاد سے ہوئی!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

حق تعالیٰ میں صدق دل سے ایمان، اسلام، احسان، اور آپ کی اور آپ کے رسول کی اطاعت کو اختیار کرتا ہوں:

خواہم کہ ہمیشہ درہوائے تو زیم     خاکے شوم و بزیر پائے تو زیم
مقصودِ من خستہ زکونین توئی     ازبہر تو میرم و برائے تو زیم

حق تعالیٰ میں ما جاء بہ النبی پر ایمان لاتا ہوں:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَخَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

حق تعالیٰ میں نے عزم راسخ کے ساتھ آپ کی اور آپ کے رسولؐ کی اطاعت

قبول کی اور نفس و شیطان کی اطاعت کو ترک کیا۔

۲۔ حق تعالیٰ میں آپ کو اور آپ کے رسولؐ کو اپنی جان و مال و اولاد سے زیادہ عزیز اور محبوب رکھتا ہوں۔

۳۔ حق تعالیٰ آپ کے رسولؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں "اَفضَلُ الایمانِ اَلحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالبُغضُ فِی اللّٰہ" حُبّ فِی اللہ اور بُغض فِی اللہ کو میں نے اپنا طریقہ بنایا۔

۴۔ حق تعالیٰ میں آپ کے اور آپ کے رسولؐ کے حکم پر جان و مال قربان کرنے ہر آن تیار ہوں۔

از زندگیم بندگی تست ہوس   بر زندہ دلاں بے تو حرام است نفس
خواہد ز تو مقصودِ دل خود ہر کس   جامیؔ ز تو ہمیں ترا خواہد و بس!

حق تعالیٰ میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے زیورِ ایمان سے آراستہ کیا!!

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ کَمَا یَنبَغِی لِجَلَالِ وَجھِکَ وَعَظِیمِ سُلطَانِکَ

حق تعالیٰ میں اپنے ایمان کو آپ کے تفویض کرتا ہوں: اُفَوِّضُ اَمرِی اِلَی اللّٰہِ! ربنا علیک توکلنا:

حق تعالیٰ ایمان پر استقامت اور اس پر میری موت واقع ہونے کے لئے اور اس کی تمام تفصیلات پر استحکام کے لئے، حق الیقین کے تحقق کے لئے، محویت فی الحق کے لئے، یافت و شہود کے لئے، لذۃ نظر کے لئے، دوامِ حضور کے لئے، بصر و بصیرت میں آپ کا جلوہ سما جانے کے لئے، علم و عمل من اللہ ہو جانے کے لئے، فانی خویش و باقی بحق ہونے کے لئے اتمام

علی الشرع و فانی عن الطبع ہو جانے کے لئے، تمام رذائل اخلاق کے دور ہو کر فضائل اخلاق سے آراستہ ہونے کے لئے میں آپ کو وکیل کرتا ہوں، کیونکہ آپ کا حکم ہے کہ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا:

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

یارب تو برحمت دلِ مارا جاں دہ　　درد ہمہ را بصابری درماں دہ
ایں بندہ چہ داند کہ چہ می باید خواست　　دانندہ توئی ہر انچہ خواہی آں دہ!

---

یارب دل پاک وجانِ آگاہم دہ　　آہ شب وگریہ سحرگاہم دہ!
در راہ خود اول زخودم بیخود کن　　انگہ بے خود زخود بخود راہم دہ!

حق تعالیٰ میں آپ کی ان نعمتوں کا جو مجھ پر بارش کی طرح ہر آن نازل ہو رہی ہیں کس زبان سے شکر ادا کر سکتا ہوں، اگر میرے جسم کا بال بال بھی زبان بن جائے اور آپ کے شکر میں ابد کے لئے مصروف ہو جائے تو آپ کا ایک شکر بھی پوری طرح ادا نہ ہو!!

من بے تو دمے قرار نتواں کرد　　احسانِ ترا شمار نتواں کرد
گر بر تنِ من زباں شود ہر موئے　　یک شکر تو از ہزار نتواں کرد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِہٖ کُلِّہَا مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَدَدَ خَلْقِہٖ کُلِّہِمْ مَا عَلِمْتُ مِنْہُمْ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ [1]

حق تعالیٰ میں آپ کی نعمتوں کی ناقدری، ناشکری سے توبہ کرتا ہوں! احسان فراموشی سے توبہ کرتا ہوں! اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ، اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ!

---

[1] تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تعریفیں میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا، اسکی تمام نعمتوں پر خواہ ان نعمتوں کو پہچانتا ہوں یا نہیں، اسکی مخلوق کی گنتی کے برابر خواہ اسکو میں جانتا ہوں یا نہیں۔

حق تعالیٰ میں نے اپنے سارے کاروبار، دینی و دنیوی، چھوٹے بڑے، سب آپ کے سپرد کئے، آپ کے تفویض کئے، آپ ہی کارساز ہیں، آپ کے سوا کوئی نہیں، فاعل مطلق آپ ہیں، حول و قوت صرف آپ ہی کی ہے، خلق میّت ہے، زندہ صرف آپ ہیں، جود و عطا، سود و زیاں، نفع و ضرر صرف آپ کے ہاتھ میں ہیں، کسی اور کے ہاتھ میں نہیں:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

حق تعالیٰ میں اپنی ساری حاجتیں آپ ہی کے حضور میں پیش کرتا ہوں، میری رائے ضعیف، میرا عمل قصیر، میری تدبیر قلیل، میں آپ کی رحمت کا فقیر ہوں! "محتاج کو داتا دے"!!

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ ضَعُفَ رَاْيِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ [1]

غم ناکم و از در تو با غم نروم　　جز شاد و امیدوار و خرم نروم
از درگہ ہمچو تو کریمے ہرگز!　　نومید کسی نرفت و من ہم نروم (ابو سعیدؒ)

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَكْتَفِيْ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا وَلَا يَكْتَفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهٖ، يَا اَحَدُ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ، اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَيْكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ [2]

---

[1] اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کمزور ہے، میری تدبیر بودی ہے، میرا عمل تھوڑا ہے اور میں تیری ہی رحمت کا محتاج ہوں۔ [2] اے وہ ذات جو اپنی سب مخلوق سے کافی ہوتی ہے اور کوئی مخلوق اسکی کفایت نہیں کرسکتی، سب امیدیں منقطع ہوچکی ہیں مگر تجھ سے، سب مرادیں برباد ہوچکی ہیں مگر تجھ میں، سب راستے بند ہوچکے ہیں مگر تیرا راستہ۔ اے فریادرس فریادرساں میری فریاد کو پہونچ!

## حصۂ سوم

# ادعیّہ ماثورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حصۂ سوّم

اس نفسیاتی اصول کی بارہا صراحت کی جاچکی ہے کہ خوف وحزن، غم وہم کا مقابلہ ان کی سطح پر رہ کر نہیں کیا جاسکتا۔ اس سطح میں ان کی قوت ناقابلِ مدافعت ہوتی ہے، مردافگن ہوتی ہے۔ ہمیں ان سے نجات اسی صورت میں مل سکتی ہے جب ہم کسی طرح ان کی سطح سے بلند ہوجائیں! اس کا سب سے زیادہ قوی اور موثر طریقہ یہ ہے کہ ہم حق تعالیٰ کی ذات کی طرف متوجّہ ہوجائیں، ان کے اسماء وصفات کے ذکر کے ذریعہ ہمارا مُنہ ان کی طرف پلٹ جائے! ادعیۂ ماثورہ کی تکرار سے ہمارا قلب خوف کی سطح سے بلند ہوکر اس مقام پر پہونچ جاتا ہے جہاں خوف وحزن کا گزر نہیں، جہاں سوائے سرور وسکون کے کوئی اور چیز نہیں! ادعیۂ ماثورہ کی تکرار سے ہمیں حق تعالیٰ کی معیّت واقربیت کا ادراک ہوتا ہے اور اس ادراک کے ساتھ خوف وحزن کرب والم سب غائب ہوجاتے ہیں! سکون وسرور، امن وطمانیت کی لہریں اندر سے اٹھنے لگتی ہیں! ایسی چند ماثورہ دعاؤں کا ہم یہاں ذکر کررہے ہیں! مختلف آفات وعوارض کے وقت ان کی تکرار سے تمھیں پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

# (۱) خوف وحزن

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

(رواہ البخاری ومسلم وابوعوانہ والنسائی والترمذی وابن ماجہ وغیرہم)

اللہ بزرگ وبردبار کے سوا کوئی معبود نہیں ہے رب عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں ہے رب عرش کریم اور آسمان وزمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ، حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ (رواہ البخاری)

اے اللہ تیری پناہ میں تیرے بندوں کی شرارت سے آتا ہوں، اللہ تعالیٰ بہترین کارساز اور ہم کو بس ہے۔

(۳) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان)

اے اللہ اے اللہ تو میری ضرورتوں کا پورا کرنے والا ہے کسی کو میں شریک نہیں بناتا۔

طبرانی نے کہا کہ ان کلمات کو تین بار کہنا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور انور صلعم نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو غم پہونچے تو وہ یوں کہے اللہ اللہ ربی الخ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور نے دونوں کواڑ دروازے کے پکڑے اور ہم سے فرمایا: "اے بنی مطلب: اِذَا نَزَلَ بِكُمْ كَرْبٌ اَوْ جَهْدٌ اَوْ لَأْوَاءُ فَقُوْلُوا اللّٰهُ اللّٰهُ الخ"۔ میں نے اس کا تجربہ کیا، تریاق مجرب پایا!

(۴) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

اس زندہ پر میں نے بھروسہ کیا جسے موت

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا

(اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد)

نہیں ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا نہ اس کا حکومت میں کوئی شریک ہے اور اس کی ذلّت کی کسی میں طاقت ہے بولو اسکی بڑائی۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب مجھے کسی امر میں کرب ہوا تو مجھے یہ دعا تلقین کی گئی۔

(۵) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔

(رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والترمذی من حدیث انس والنسائی من حدیث ربیعۃ ابن عامر)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ "بدر کے دن کچھ دیر تک کفار سے لڑنے کے بعد میں پھر آیا کہ دیکھوں کہ حضور انورؐ کیا کر رہے ہیں، دیکھا تو آپ سجدہ میں پڑے کہہ رہے ہیں: یاحی یاقیوم برحمتک استغیث! میں لوٹ گیا اور کچھ دیر بعد پھر آیا تو دیکھا کہ سجدہ میں ہیں اور یہی کلمات زبان پر جاری ہیں! حق تعالیٰ نے آپ کو فتح دی" (رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد) یہ کلمہ اسم اعظم الٰہی ہے۔

(۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں تیری لونڈی کا لڑکا ہوں میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم مجھ میں نافذ ہے تیری قضا مجھ میں حق وانصاف ہے تجھے تیرے ان تمام ناموں سے التجا کرتا ہوں جو تو نے رکھے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا اپنی مخلوق میں کسی کو تعلیم دیئے ہیں یا تیرے

تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ۔

علم غیب میں اپنے ہی پاس رکھے ہیں کہ قرآن کو میرے دل کی بہار بنا میرے سینہ کا نور بنا میرے رنج کا دفع کرنیوالا اور میری فکر و غم کے دور کرنے کا ذریعہ بنا۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص حزن و غم پہونچنے کے وقت اس دعا کو پڑھے گا تو حق تعالیٰ اس کی فکر و غم کو دور کرے گا اور اس غم کو خوشی سے بدل دیگا۔

(رواہ ابن حبان و احمد و البزار)

(۷) حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا ورد ہم و غم و مصائب میں تریاق مجرّب ہے۔

میرے لئے اللہ کافی ہے جو اچھا کارساز ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے تیرے سوا بیشک میں ہی گنہگار ہوں اللہ مجھ کو کافی ہے اور میرے سازگار۔

## (۲) دشواری امر

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا۔

اے اللہ کوئی چیز سہل نہیں ہے مگر تو جو سہل کردے تو سخت کو نرم کردیتا ہے۔

(رواہ ابن حبان عن انسؓ رفعاً و صححہ)

جب کوئی امر دشوار پیش آئے تو اس دعا کی تکرار ضروری ہے۔

## (۳) غصہ کے وقت

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ

اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے دل کا

قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

(نسائی بروایت سعید بن المسیب مرسلاً)

غصہ کو دے اور شیطان مردود سے مجھے پناہ دے۔

## (۴) کسی نقصان کے وقت

عَسٰی رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ یَا اللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا۔

قریب ہے کہ اللہ ہمیں اچھا بدلہ دے ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں۔ یا اے اللہ ہمیں اس سے اچھا بدلہ دے۔

## (۵) مصیبت زدہ کو دیکھ کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

تعریف ہے اس خدا کی جس نے مجھے عافیت دی اس بلا سے جسمیں تجھ کو مبتلا کیا اور مجھ کو بزرگی دی بہتوں پر ان میں سے جن کو اس نے پیدا کیا۔ (جب کسی گرفتار بلا کو دیکھے یعنی خواہ دنیا کی بلا میں گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار یا گنہگار تو یہ دعا پڑھے تو اس بلا سے عمر بھر محفوظ رہے گا)

## (۶) گھر سے باہر نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْنَا

شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے اور میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ میرا پیر پھسل جائے یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

## (۷) جب کسی سے شر کا خوف ہو

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَنَدْرَءُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم ان کے شر (دشمن کا تصور کیا جائے) سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ ہی کو پیش کر کے ان کو دفع کرتے ہیں

## (۸) دفع بلا کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ وَدَفْعَ بَلَائِکَ وَخُرُوْجًا مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِکَ، یَامَنْ یَکْفِیْ عَنْ کُلِّ اَحَدٍ وَّلَایَکْفِیْ مِنْہُ اَحَدٌ، یَا اَحَدَ مَنْ لَا اَحَدَ لَہٗ، یَاسَنَدَ مَنْ لَاسَنَدَ لَہٗ، اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْکَ، نَجِّنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ مِمَّا نَزَلَ بِیْ بِجَاہِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ

آمین

اے اللہ میں چاہتا ہوں کہ تیری عافیت مجھ کو حاصل ہو اور تیری بلا مجھ پر سے دفع ہو جائے اور دنیا سے نکل کر تیری رحمت میں آجاؤں! اے وہ خدا جو سب کے طرف سے کافی ہوتا ہے (یعنی کسی کا ضرر پہونچانا اثر نہیں کرتا) اور اس کی طرف سے کوئی کافی نہیں ہوتا! اے اکیلے خدا جسکے ساتھ کوئی اکیلا نہیں، اے وہ قابل بھروسہ (خدا) واسطے شخص کے جس کا کوئی بھروسہ نہیں، سب سے میری امیدیں کٹ گئیں صرف تجھ ہی سے باقی ہیں، مجھ کو نجات دے میں جس حال میں ہوں اور میری مدد کر جس کیفیت پر میں ہوں، اس بلا کے دفع کرنے میں جو مجھ پر اترے اپنے ذات کریم کے وسیلہ سے اور حضرت محمد صلعم کے طفیل سے

آمین

# (۹) صبح میں آنکھ کھلتے ہی

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا
وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا، اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ
ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَ
بَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَہٗ
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ
نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ۔

میں نے صبح کی اور ملک نے صبح کی اللہ کیلئے، یا اللہ اس صبح کے شروع کو ہمارے لئے بہتری کر، اور اسکے درمیانی حصہ کو کامیابی کر اور آخری حصہ کو چھٹکارا کر، میں تجھ سے دنیا کی بہتری چاہتا ہوں اور آخرت کی اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے، اے پروردگار میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اس دن کی اور اس کے بعد جو دن آئیں، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس دن کی برائی سے اور اس کے بعد جو دن آئیں ان کی برائی سے، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کی بھلائی کا، اسکی فتح، مدد، برکت اور ہدایت کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس کے بعد جو دن آئیں اُن کی برائی سے! یا اللہ ہم نے تیری مدد سے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے ہم جیتے ہیں اور تیرے ہی طرف جی کر اُٹھ آنا ہے!

---

مشقِ حقیر محمد اکرام الدین خاں عرف
رشید نواب